نغمۂ صبر

یا مقاصد منظوم

در دنیا جو ہر

انجمن جنت

جنکو

افتخار الشعراء بلبل تسلیم جناب مولوی منشی حاجی محمد اسمعیل خانصاحب
رامپوری جانشین حضرت تسلیم جنت مقیم و خادم کعبہ نے نہایت قابلیت سے نظم میں
بیان کیا جو آسانی سے ہر علی پڑھے لکھے مسلمان کے ذہن نشین ہو سکتے ہیں

(حسب فرمائش)

ہمدرد اسلام و اسلامیان عالیجناب مسٹر محمد شوکت علیخانصاحب معتمد خادم الحجاج

(و بسعی)

جناب منشی فضل حسن صاحب جامی خلف اکبر مولانا شاہ فاروق حسن صاحب اعلیٰ خان مدیر دبدبہ سکندری

مطبع دبدبہ سکندری ریاست رامپور میں چھپکر شائع ہوا

(بار اول ۵۰۰)

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

تمہید

گرنے والے خشک ہوکر گرچکے پتے تمام   خاک اُڑائی مدتوں بادِ خزاں نے صبح وشام
طائران دشت نے گلزار مین رکھا قیام   اب ہوائے روح پرور دے رہی ہے یہ پیام

بلبلین خوش ہوں گلستان مین بہار آنیکو ہے
بیقراری جانیوالی ہے قرار آنیکو ہے

کونپلین پھوٹی ہین کچھ کچھ رنگ لائین ڈالیان   آئے ہوا سے جھومتی جاتی ہین یہ متوالیان
پتے بڑھ بڑھکر بجاتے ہین خوشی سے تالیان   ہوچکین ہونا تہین جو کچھ سبزے کی پامالیان

وہ روان پانی ہوا وہ نہر جاری ہوگئی
دیکھلو آنکھون سے خود سیراب کیاری ہوگئی

سرو کی الفت مین کوکو قمریان کرنے لگین   بلبلین بھی عشق روئے گل کا دم بھرنے لگین
دیکھتی ہین ہرطرف صیاد سے ڈرنے لگین   یاد گلچین آگیا بے موت کے مرنے لگین

دیکھلو آراستہ گیسوئے سنبل ہوگیا
فصل گل آئی خزان کا باغ مین قتل ہوگیا

سبب ترتیب انجمن

روس نے ایرانیون کو کردیا زیر و زبر زندگی سے موت بہتر جانتا ہی ہر بشر
بیخبر تھے چین سے کچھ بھی نہ تھی اون کی خبر حشر ڈھانے کیلئے آجائیگا بیداد گر

زندہ کیا مرکے بھی ہین پابند غم اسطور سے
مشہد اقدس مین روضہ ہا دیا جور سے

جسقدر اسلام والے ہین مراکش مین مقیم جور سے اعدا کے اون کے دل مین ہین زخم عظیم
جز خدا کوئی نہ مونس ہے نہ غمخوار و ندیم اس لئے ہر وقت کہتا ہی یہ ہر مرد فہیم

المدد اے رحمت رب ظلم کرتا ہی فرانس
سانس لینے سے کھٹکتی رہتی ہے دلمین پھانس

ابن آدمی سے ہزبولی مین دکھائے وہ ستم جن کے لکھنے سے رہا جاتا ہے قاصر اب قلم
دیکھ لینا پھر کبھی اون کو جو ہو جائین رقم اب تو ہے کہنا بہت سارا گیا ہی وقت کم

ورنہ جو منظور ہے کہنا وہی رہجائیگا
موج زن بحر تکلم ہے ادہر بہجائے گا

بات یہ مطلب کی ہے سنلو اے تم غور سے جب نہ نکلا کام اسکا تھوڑے تھوڑے جور سے
سوچ کر ہر رنگ سے ہر شکل سے ہر طور سے مشورہ لینے لگا اس باب مین وہ اور سے

اُس کے ہم مذہب جو تھے کہنے لگے وہ ناگہان
ان مسلمانون کو دیتا ہے دو سارا جہان

یہ مسلمانانِ عالم کی مدد کا ہے سبب ۔ باندھ کر سر سے کفن آئے ہیں بے رنج و تعب
قبضے میں مکّہ مدینہ ہے انہیں کے روز و شب ۔ ان مقاماتِ مقدس کی محبت ہے غضب

جسطرح ممکن ہو ان دونوں کو کردو بے نشان
پھر شکستیں کھائینگے یہ ۔ فتح ہوگی بیگمان

الغرض یہ حکم جاری ہوگیا فی الفور ہی ۔ اب اطاعت گر مسلمانوں نے ڈالی کی نکی
خانۂ کعبہ کی چھوڑینگے نہ ہم بنیاد ہی ۔ بم کے گولوں سے اُڑا دیجائیگی عظمت سبھی

دشمنانِ اہلِ دین آمادہ ہیں اس بات پر
اہلِ دین کو بس بھروسہ ہے خدا کی ذات پر

کیا کہوں اسلام پر کیا کیا مصیبت ہوگئی ۔ جو مسلمانوں پہ ہونا تھی وہ آفت ہوگئی
حشر ڈھاتا اٹھا فتنہ اک قیامت ہوگئی ۔ اس لئے مدِ نظر سب کو حفاظت ہوگئی

انجمن خدامِ کعبہ کی کریگی انتظام
دین کو محفوظ رکھنا ہے مسلمانوں کا کام

عظمتِ خانۂ کعبہ

یہ وہ کعبہ ہے جسے کہتے ہو تم خالق کا گھر ۔ یہ وہ کعبہ ہے جو تھا مسجودِ شاہ و بحر و بر
کون وہ یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خیر البشر ۔ سجدہ گاہِ قدسیاں ہے یہ جگہ شام و سحر

یہ وہ کعبہ ہے بنایا تھا خلیل اللہ علیہ السلام نے
حکم اسکے واسطے صادر کیا اللہ جل جلالہ نے

مشرکون کے عہد مین کعبہ بتخانہ رہا — ہر شب ہو شمس بنکر شمع پروانہ رہا
جلوۂ حسن بتان پر شکل پروانہ رہا — اس لئے مشہور اب تک جسکا افسانہ رہا

رونق بزم جہان جب ہو گئے فخر بشر
بت پرستی کے چلن کو کر دیا زیر و زبر

سنگ اسود ہے اسی کعبہ مین اک پتھر کا نام — مرتبے سے اُس کے واقف خوب ہے دنیا تمام
بس یہ رتبہ ہی کہ چوما کرتے تھے خیر الانام — اسلئے ہی آجتک وہ بوسگاہ خاص و عام

یہ وہی کعبہ ہے جسکا کرتے ہین حاجی طواف
دید اسکی دل کے آئینے کو کر دیتی ہی صاف

یہ وہ کعبہ ہے کہ جسکی دید سے جنت ملے — خود گلے سے دوڑ کر اللہ جل جلالہ کی رحمت ملے
یہ وہ گھر ہے دین و دنیا کی جہان عزت ملے — جیتے جی کیا بعد مرجانے کے بھی راحت ملے

جو جگہ ایسی ہو اُسکی تو حفاظت فرض ہے
مستحب سنت نہین ہے بلکہ حضرت فرض ہے

فضیلت روضۂ اقدس

بعد کعبہ کے مدینے مین مزار پاک ہے — کہتے ہین خاک شفا جسکو وہین کی خاک ہے
اونکا روضہ جن پہ نازل آیۂ لولاک ہے — نور سے جنکے ہر ذرہ رشک انجم افلاک ہے

اُمتی ہم جس نبی کے ہین ہے اُسکا مزار
اُسکی حرمت کے لئے صدقے ہین اپنا بھی وقار

وہ نبی جس دم ہوا دنیا مین آکر جلوہ گر کچھ نہ دیکھا نیک و بد ڈالی نہ اک شی پر نظر
کہدیا یا رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِیْ منہ کھولکر بخشش امت ہی کی مانگین دعائین عمر بھر

جب شب معراج مین عرش معلی پر گیا
بخشش امت ہی کی اللہ سے ﷺ کی طلب

یہ نہین امت کو رکھا یاد اکدن ایک رات بلکہ جو امت عاصی رہے وقت وفات
تا دمِ آخر کہا امت کی ہو جائے نجات کس نبی کو تھی یہ الفت کس نبی مین تھی یہ بات

حشر کے دن ہونگے بیشک شافعِ محشر وہی
حوضِ کوثر پر بھی ہونگے ساقیِ کوثر وہی

کیا یہی ہے پاس اُن غمخواریون کا بھائیو کیا تصرف چاہتے ہو ناریون کا بھائیو
جال ہے پھیلا ہوا عیاریون کا بھائیو سوتے ہو اب وقت ہے ہشیاریونکا بھائیو

نیند کے متوالے لوگو خوابِ غفلت تابکے
ٹھوکرون پر ٹھوکرین کھائیگی قسمت تابکے

مقامِ عبرت

کسطرف ہے دہیان یہ ہے غور کرنیکا مقام کرتے ہو نیت نمازین پڑھنے کی ہر صبح و شام
منہ ہی کعبہ کیطرف میرا یہ کہتے ہو مدام سب سے پہلا گھر خدا کا جانتے ہو لا کلام

اور جب کعبہ نہو گا کیا کہو گے بھائیو
یہ قلق سہنے کو تم زندہ رہو گے بھائیو

اعزاز مابہ الامتیاز

جسقدر قومین ہین سب کرتی ہین معبد کا خیال — اور وہ معبد ہی کیا ہین یہ ہے معبد بے مثال
کہنے کو کہتے ہین معبد اون کو بھی بے قیل وقال — اور معبد عام ہین یہ خاص بیت ذوالجلال

یہ ہین چہوٹے چہوٹے ذرے وہ ہے مثل آفتاب
یہ ہین اک رتبے کے لاکہوں وہ ہے یکتا لاجواب

وصف اُسکا خود خدا فرماتا ہے قرآن مین — جان پڑجاتی ہے خالی دیدے ایمان مین
عقل ہے ایمان ہے جوہر ہین دو انسان مین — بس انہین سے فرق ہے انسان مین حیوان مین

آدمی ہو بہائیو کچہ آدمیت چاہیے
ان مقامات مبارک کی حفاظت چاہیے

مسلمانان عرب کی عقیدت

سر فروشان عرب کی تمنے ہمت دیکہلی — ہو کے پیاسو نے نہ موڑا منہ کو جرأت دیکہلی
اُنکا لوہا مانتے ہین سب شجاعت دیکہلی — جسقدر اعدا کو ہے اونسے عداوت دیکہلی

جان و مال و آل سب قربان ہین اسلام پر
سر کٹاتے ہین خوشی سے ہین خدا اس نام پر

کچہ خبر بھی ہے کہ کیسے جانون کو کرتے ہین نثار — کس لئے کاندہون پہ رکہنا ہے فقط انکو بار
ایک کو یہ غم نہین مطلق کہ دشمن ہین ہزار — مرتے ہین اس بات پر ہوجائے خوش پروردگار

چاہتے ہین دین کی عزت نہ جیتے جی

حرمت اسلام کو سمجھے ہوئے ہین زندگی

ایک وہ اسلام والے ہین جہان مین نیکنام
سنتے ہین دن رات جو کچھ ہو رہا ہے صبح شام

دو برس سے کہانا پینا اور سونا ہے حرام
جنگ کے ہر سمت سے انکو پہونچتے ہین پیام

ہمت مردانہ کہتی ہے قدم آگے بڑہین
ٹہوکرین دین انکے سر ٹہکراؤ جو سر پہ چڑہین

بیحرمتی کا اندیشہ

بے ادب یہ لوگ ہین انکو ہٹانا چاہئے
اپنے بس مین جسطرح ممکن ہو لانا چاہئے

ان سے کعبے کو مدینے کو بچانا چاہئے
بہوک مین روٹی نہ ہو تو غم ہی کہانا چاہئے

ان کا قبضہ ہو گیا کعبے مدینے پر اگر
کعبے مین پہنے ہوئے جوتا پہرینگے بیخطر

مسلمانانِ ہند سے التماس

ایک ہو تم لوگ دنیا کی خبر کچہ ہی نہین
دیکھنے کو آنکھین ہین منہ پر نظر کچہ ہی نہین

سنتے ہو کانون سے سب باتین اثر کچہ ہی نہین
آہ و نالہ شور و شیون چشم تر کچہ ہی نہین

کیا تمہارے دل مین کچہ اسلام کی وقعت نہین
یا خدائے پاک کے محبوب سے الفت نہین

دیکہو تو ان بہائیون کو جنکی ہے یہ آرزو
کسقدر ہین نیک باتین کسقدر ہین نیک خو

جاہ و دولت کی نہین کرتے کسی دم جستجو
مدعا یہ ہے رہے اسلام و دین کی آبرو

حشر تک نقشا نہیں مٹتا رہے اسلام کا

آسمان نقشہ نہ بدلے گردشِ ایام کا

سال بھر میں سولہ آنہ کی حقیقت کچھ نہیں — جو نہ ہو اسلام پر صدقے وہ دولت کچھ نہیں
بھائیوں سے جو الگ رہے وہ ملت کچھ نہیں — بخل کی جانب جو مائل ہو وہ خصلت کچھ نہیں

لکھو لکھو عہدنامہ قوم کی شرکت کرو

تم بھی ہو اسلام والے اسکی کچھ غیرت کرو

کون ہے مکہ مدینہ سے جسے الفت نہیں — کون ہے ایسا کہ جسپر فرض یہ خدمت نہیں
کون ہے ایسا کہ جسکو خواہش جنت نہیں — جسکو ہے انکار اِس سے داخل امت نہیں

کام دنیا کا نہیں ہے دین کا یہ کام ہے

یہ ہے وہ آغاز جسکا خوب تر انجام ہے

ہے بقا اسلام کی سمجھو تو کعبے کی بقا — انجمن کی اس لئے پھیلی ہیں شاخیں جابجا
سب مسلمانوں کو لازم ہے کہ با صدق و صفا — ہوں شریک انجمن خدام کعبہ بے ریا

یہ وہ خدمت ہے کہ جس سے شادماں ہو کردگا

اور ہو روز جزا اللہ والوں میں شمار

گورنمنٹ انگلشیہ کی رعایا نوازی پہ بھروسہ

جز تغافل اور کیا ہے بات گستاخی فتنا — سلطنت مطلق نہیں ہے انجمن کے برخلاف
قوم آزادی کا حاصل کر چکی ہے حکم صاف — مذہبی یہ بات ہے بیکار کرنا انکشاف

سلطنت نے کب رعایا کو کیا پابند ہے
شادماں جسمیں رعایا اُسمیں وہ خورسند ہے

ہر گھڑی منظور ہے جملہ رعایا شاد ہو — قیدِ غم سے صورتِ سروِ چمن آزاد ہو
ہے یہی کوشش رعایا شاد ہو آباد ہو — خواب میں بھی بھول کر صورت نہ غم کی دیکھے

عدل گستر بندہ پرور سلطنت میں رہتے ہو
ہوتی ہے منظور مُنہ سے بات جو کچھ کہتے ہو

جمع جب چندہ کیا سرکار نے بھی کی مدد — زرفشانی کے سوا پہنچایا بے بغض و حسد
جانکر اپنی رعایا التجا یہ کی نہ رد — رہتے ہیں امن و اماں میں روز و شب نیک و بد

تم وفاداری کرو سرکار غمخواری کرے
تم کرو گر ناز تو وہ ناز برداری کرے

تمکو جب چین دکھا کر دیئے قیدی رہا — جو زمین مسجد کی لی تھی اوسکو واپس کر دیا
جب یتیموں اور بیواؤں کی بابت کچھ کہا — انکی بھی تنخواہیں کر دینے کا وعدہ کر لیا

ناز برداری رعایا کی فقط منظور تھی
ورنہ ایسی مہربانی سے تو لندن دور تھی

جنگ بلقان کے زمانے میں ہوا یہ آشکار — ناطرفدارانہ پہلو کر لیا ہے اختیار
جب رعایا میں مسلمانوں کو پایا بیقرار — کچھ مروت کی نہ اپنی قوم کی لیل و نہار

شاد کیوں پاس رعایا کس جگہ ہے اسقدر

دولتِ برطانیہ کو دو دعا شام و سحر

مقاصدِ انجمن

اب مقاصدِ انجمن کے مین سناتا ہون تمہین　　جو جتانیکی ہین باتین وہ جتاتا ہون تمہین
دیکہلو آنکہون سے آئینہ دکہاتا ہون تمہین　　منزلِ مقصود کا رستہ بتاتا ہون تمہین

خضرِ راہِ گم شدہ اے بہائیو جانو مجہے
قوم کا دشمن ہون یا ہون دوست پہچانو مجہے

سال بہر مین ہوگی جتنی جمع چندے کی رقم　　تین حصے کر لئے جائینگے پہر بے بیش و کم
ایک حصہ پائیگا وہ حکمران والا حشم　　جو خلیفہ ہے مسلمانون کا با طبل و علم

جائیگی اتنی رقم کعبہ کی خدمت کیلئے
تا کرے وہ انتظام اُس کی حفاظت کیلئے

مختلف کامون مین اک حصے کی اُٹہیگی رقم　　کچہ مدارس مین کہ ہون لکہے پڑہے سب اہلِ قلم
مدتون سے قوم پر ہے جہل کا ظلم و ستم　　متفق ہونے نہین دیتا کسی کو ایکدم

کچہ جہازون کے فراہم کرنے مین اُٹہ جائیگی
رنج و غم سے حاجیونکی جان پہر چہٹ جائیگی

جائینگے حج مدینے کو بہت آرام سے　　پہر نہ کچہ تکلیف ہوگی گردشِ ایام سے
بمبئی مین اب پڑے ہین جسطرح ناکام سے　　کیا کرین مجبور ہین وہ بختِ نافرجام سے

سو روپے تو حق کے درج کیلئے ہین اکی سال

لوگ جو کم مایہ تھے اُنکو رہا رنج و ملال

انجمن جسدم جہازون کا کریگی انتظام | پھر نہوگا بمبئی مین حاجیونکا اژدحام
راحتین ہونگی سوا اور خرچ ہونگے تھوڑے دام | جب جائین انجمن والون کو دینگے صبح و شام

مدعا ہے رات دن اسلام والے آئین جائین
خانۂ کعبہ کا پردہ جا کے آنکھون سے لگائین

ایک حصہ جمع کرکے پاس رکھا جائے گا | جس گھڑی ہوگی ضرورت سخت و...
دشمنِ دین جب کوئی دشمن قیامت ڈھائیگا | اُسکا ایک پیسہ نہ اُٹھیگا نہ کوئی...

یہ مسلمانون کا اک پیسہ نہوگا رائیگان
انجمن دیتی رہیگی اطلاع دین جاودان

دیر تک تو بلبلِ تسلیم کا نغمہ سُنا | جعفر کے ہمراہ اب اللہ سے مانگو دعا
شوکت اسلام روز افزون ہوتا روزِ جزا | مثل کعبہ انجمن کو بھی میسر ہو بقا

جسقدر شیدائیانِ کعبہ ہون دل شاد ہون
خادمانِ کعبہ قیدِ غم سے سب آزاد ہون

آمین یا الہ العالمین۔

نظم ہذا حسب فرمائش جناب مصنف دام فیضہ ۱۴ ذیحجہ ۱۳۳۱ ہجری مطابق ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء
یوم مبارک دوشنبہ کو دبدبہ سکندری پریس سے چھپکر شائع ہوئی۔